REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

۱۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۹

یوم یکشنبہ

۱۳ رجب ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۲۶ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش ۔ ۲۶ فروری ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ فروری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

صحت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔ ۔ کل حضور نے نماز جمعہ پڑھائی ۔ اور وقف زندگی کے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا ۔

۔ اخبار احمدیہ ۔

لاہور سے محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی حالت اب خدا کے فضل سے بہتر ہے ۔ البتہ کمزوری کافی ہے ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے بچے محمود احمد کو اگزیما کی شکایت بدستور ہے ۔ اور بچہ کافی کمزور ہو گیا ہے ۔ احباب بچے کی صحت یابی کے لئے دعا کریں ۔

کراچی سے سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ کے متعلق اطلاع آئی ہے ۔ کہ خدا کے فضل سے ان کی حالت پہلے کی نسبت کافی بہتر ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۴ فروری ۔ کل مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کے زیر اہتمام محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے "علامات المقربین" کے موضوع پر لیکچر دیا ۔

ترکیہ میں زلزلہ کے جھٹکے

لندن ۲۵ فروری ۔ ترکیہ کے ادارہ زلزلہ پیما کی اطلاعات کے مطابق شمال مغربی ترکیہ میں گذشتہ دو روز سے زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے جا رہے ہیں ۔ اس ادارہ کے ماہرین کا کہنا ہے ۔ کہ یہ جھٹکے ابھی چند روز اور بھی محسوس کئے جاتے رہیں گے منگل کے روز تو دیہات میں زلزلہ سے پانچ افراد ہلاک ہو گئے تھے ۔ اس کے بعد کے جھٹکوں سے کسی جگہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ۔ صدر ترکیہ مسٹر جلال بایار زلزلہ سے متاثرہ علاقہ کا دورہ کر رہے ہیں ۔

سعودی عرب نے کسی کمیونسٹ ملک سے اسلحہ نہیں مانگا ۔

قاہرہ ۲۵ فروری ۔ سعودی عرب کے وزیر دفاع شہزادہ مشعل نے کل رات یہاں بتایا ہے کہ ان کے ملک نے کسی کمیونسٹ ملک سے اسلحہ حاصل کرنے کی درخواست نہیں کی ۔ آپ نے اس بات کا یقین دلایا کہ سعودی عرب اسرائیل کی جارحیت کے شکار عرب ملکوں کی امداد سے کبھی گریز نہیں کرے گا ۔

روس کیلئے پاکستان اور دوسرے ایشیائی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات کا قیام نہایت ضروری ہے

سوویٹ کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس کا فیصلہ

ماسکو ۲۵ فروری ۔ سوویٹ روس کی کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس نے پاکستان اور دوسرے ایشیائی اور یورپی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے پر زور دیا ہے ۔ کانگریس نے جو ہدایات جاری کی ہیں ۔ ان میں پاکستان تمام ایشیائی اور یورپی ممالک کے ساتھ جن میں تینوں مغربی طاقتیں بھی شامل ہیں تعلقات بہتر کرنے کو خاص اہمیت دی گئی ہے

کانگریس نے کل اپنے اجلاس میں روس کی خارجہ پالیسی منظور کی ۔ نیز اجلاس میں ایٹم اور ہائیڈروجن بم کے تجربات پر پابندی لگانے پر زور دیا گیا ۔ اور روس کے ارد گرد فوجی اڈے قائم کرنے کے خلاف سخت نکتہ چینی کی گئی ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے سوویٹ کانگریس کے فیصلوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ روس کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کا رجحان اس بات کی علامت ہے کہ روس کی تیس سالہ خارجہ پالیسی ناکام ہو گئی ہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ مغربی طاقتوں کے اتحاد کی وجہ سے روس کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے ۔ اس کی وجہ سے ہی وہ اپنی پالیسی تبدیل کرنے پر مجبور ہوا ہے ۔ روس نے غیر ترقی یافتہ ملکوں کو امداد دینے کا جو پروگرام بنایا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ڈلس نے کہا امریکہ امدادی پروگرام پر گذشتہ دس سال سے عمل کر رہا ہے ۔ روس اس میدان میں امریکہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا اپنے امدادی پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے میں امریکہ ہی کامیاب رہے گا ۔

چیکوسلواکیہ کی طرف سے پاکستان کو اقتصادی امداد دینے پر آمادگی کا اظہار

میرا ملک کارخانوں کیلئے مشینیں اور فنی ماہر مہیا کرنے کیلئے تیار ہے ۔ چیک سفیر کا بیان

کراچی ۲۵ فروری ۔ چیکوسلواکیہ کے سفیر مقیم پاکستان مسٹر عمانوایل برازدا نے کل اخبار نویسوں کی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان درخواست کرے تو میرا ملک پاکستان کو اقتصادی امداد دینے کے لئے تیار ہے ۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر عمانوایل نے کہا ہمیں معلوم نہیں ہے کہ پاکستان نے چیکوسلواکیہ سے اقتصادی امداد حاصل کرنے میں کوئی دلچسپی ظاہر کی ہو ۔ تاہم اگر پاکستان اس بارے میں دلچسپی رکھتا ہے ۔ تو ہم اس کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کو تیار ہیں ۔ سفیر مذکور نے کہا چیکوسلواکیہ نے اقتصادی امداد دینے میں کبھی سیاسی شرائط پیش نہیں کی ہیں ۔ اور نہ وہ اس کا قائل ہے ۔ حال ہی میں پاکستان کے تجارتی نمائندے مسٹر عزیز احمد نے میلان سے پراگ پہنچ کر تجارتی امور کے بارے میں چیکوسلواکیہ کے حکام سے جو بات چیت کی تھی اس کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر عمانوایل نے کہا ایک سوال کے جواب میں مسٹر عزیز احمد پر اصولی طور پر یہ امر واضح کر دیا گیا تھا کہ کارخانوں کی مشینری مہیا کرنے کے علاوہ چیکوسلواکیہ اس مشینری کو نصب کرنے اور مقامی کاریگروں کو تربیت دینے کی بھی ذمہ داری لیتا ہے ۔

اسلحہ کی دوڑ میں اسرائیل عرب ممالک سے نہیں جیت سکتا ۔ (ڈلس)

واشنگٹن ۲۵ فروری ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کہا ہے اسلحہ کی دوڑ میں اسرائیل عرب ممالک سے نہیں جیت سکتا ۔ کیونکہ وہ روسی ممالک سے بھی اسلحہ حاصل کر سکتے ہیں ۔ کل انہوں نے امور خارجہ کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اسرائیل کو مزید اسلحہ کی ترسیل سے مشرق وسطی میں کشیدگی اور بڑھ جائے گی ۔ انہوں نے کہا تاہم اسرائیل کی حفاظت کی ضمانت اور بہتر طریق پر دی جا سکتی ہے ۔ امریکہ اس بارے میں اسرائیل اور عرب ملکوں سے سمجھوتہ کرنے کو تیار ہے ۔ کہ اسرائیل کی سرحد میں زبردستی تبدیلیاں نہ کی جائیں ۔

طلوع و غروب آفتاب

لاہور ۲۵ فروری ۔ آج صبح سورج ۶ بجکر ۴۳ منٹ پر طلوع ہوا ۔ اور شام کو ۵ بجکر ۸۵ منٹ پر غروب ہو گا ۔

وزیر اعظم برما کا دورہ پاکستان

کراچی ۲۵ فروری ۔ محکمہ خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایس ۔ اے بیگ نے کل یہاں بتایا کہ وزیر اعظم برما یو نو ملک کے عام انتخابات کے بعد پاکستان آئیں گے ۔ مسٹر جگ رنگون میں سرکاری حکام سے بات چیت کرنے کے بعد کل ہی کراچی پہنچے ہیں ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

قائمقام ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

خطبہ جمعہ

زمین بدل سکتی ہے آسمان بدل سکتا ہے لیکن قرآن مجید کبھی ناکام نہیں ہو سکتا

اب وقت آگیا ہے کہ ہم یورپ میں زیادہ سے زیادہ مبلغ بھیجیں اور اسلامی لٹریچر کی کثرت سے اشاعت کریں۔

ہماری جماعت اسلام کی خاطر جو مالی قربانی کر رہی ہے اس کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی

تمہارا فرض ہے کہ اپنے آپکو اور اپنی نسلوں کو دین کی خدمت کیلئے تیار کرتے چلے جاؤ

فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کرتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

خطبہ نویس۔ بکوم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج چونکہ میں خطبہ میں ایک سے زیادہ باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ اس لئے میں وہ باتیں اختصار سے بیان کرتا جاؤں گا۔

(۱)

پچھلے خطبہ جمعہ میں میں نے

جامعۃ المبشرین کے طلباء

کے متعلق ایک امر کا ذکر کیا تھا۔ اس خطبہ کے بعد طلباء نے متفقہ طور پر مولوی ابوالعطاء صاحب کے ہاتھ مجھے ایک درخواست بھیجی ہے جس میں انہوں نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ہمارے اس قسم کے خیالات نہیں۔ اگر ہم میں سے کسی طالب علم نے اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ تو ہم سب اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس کی معافی چاہتے ہیں۔ غرض وہ بات تو ختم ہو گئی۔ اب اس کے متعلق میں مزید کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ اسی طرح ایک لڑکے کے متعلق مجھے معلوم ہوا تھا۔ کہ خطبہ کے بعد اس کے باپ نے اس سے پوچھا کہ تم نے تو اس قسم کی کوئی بات نہیں کہی۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں اکیلا ہی تو مجرم نہیں۔ سارے شاہدین ہی ایسے ہیں۔ اب اس لڑکے نے کہا ہے کہ میری غرض اس بات کے بیان کرنے سے یہ نہیں تھی۔ کہ ہم سب کا خیال ہے کہ شاہدین کو کم گزارہ ملتا ہے۔ بلکہ میری غرض یہ تھی کہ جب حضور نے سب کو جھاڑا ہے تو میں اکیلا ہی مجرم نہیں جامعۃ المبشرین کے سب طلباء مجرم ہیں۔ آخر حضور نے ہم سب کو ڈانٹا ہے تو غلط طور پر تو نہیں ڈانٹا۔ سکے والد نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ واقعہ میں اس کا یہی منشاء تھا۔ اب چاہے وہ غلط ادب ہی کیوں نہ ہو۔ بہرحال اس طالب علم نے میری بات کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اور پھر وضاحت بھی کر دی۔ کہ اس کا کیا منشاء تھا۔ بہرحال جامعۃ المبشرین کے طلباء کے متعلق جو غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی اس کا ازالہ ہو گیا ہے۔ مگر پھر بھی میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ جس طرح کوئی دنیوی حکومت بغیر فوج کے نہیں چل سکتی۔ اسی طرح کوئی

دینی جماعت

بغیر علماء کے نہیں چل سکتی۔ دیکھو دنیا کی اکثر حکومتیں فوج کی جبری بھرتی کی قائل ہیں۔ اور وہ یہی کہتی ہیں۔ کہ اگر قوم کے نوجوان یہ کہیں کہ فوج میں چونکہ زیادہ تنخواہ نہیں ملتی۔ اس لئے ہم فوج میں نہیں جاتے۔ تو ملک کیسے بچ سکتا ہے۔ ملک صرف اسی طرح بچ سکتا ہے کہ اگر نوجوان رضاکارانہ طور پر فوج میں شامل نہ ہوں۔ تو انہیں جبری طور پر اس میں بھرتی کر لیا جائے۔ اس اصول کے مطابق اکثر دنیوی حکومتوں نے ضرورت کے وقت جبری بھرتی کا قانون تسلیم کیا ہے۔

دینی جماعتوں کی فوج انکے علماء ہیں

اگر کسی دینی جماعت کے علماء شوق سے دین کی خدمت کے لئے آگے نہیں آتے۔ اور اگر وہ شوق سے دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف نہیں کرتے۔ تو اس جماعت کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی افراد سے کہے۔ کہ اگر تم اس جماعت میں رہنا چاہتے ہو تو تمہیں لازماً اپنی زندگی وقف کرنی پڑے گی۔ اور اس بات کو کوئی شخص ظلم نہیں کہہ سکتا۔ دنیا میں ہر ملک کی حکومت ضرورت کے وقت جبری بھرتی کرتی ہے۔ امریکہ میں بھی جبری بھرتی ہو رہی ہے۔ فرانس میں بھی جبری بھرتی ہو رہی ہے۔ جرمنی میں بھی جبری بھرتی ہو رہی ہے۔ روس اور دوسرے اکثر ممالک میں بھی جبری بھرتی ہو رہی ہے۔ انگلستان میں پہلے جبری بھرتی کا قانون نہیں تھا۔ لیکن اب اس میں بھی جبری بھرتی درست تسلیم کی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں ملک کے بچاؤ کے لئے

فوج کا ہونا ضروری ہے

اگر ملک کے نوجوان اس وجہ سے کہ فوج میں تنخواہیں کم ہیں۔ فوج کی ملازمت کے لئے آگے نہیں آتے۔ تو ملک کی حفاظت کیسے ہوگی۔ اور حکومت کے پاس اس کے بغیر اور کیا چارہ ہے۔ کہ وہ انہیں جبری طور پر فوج میں بھرتی کرے۔ اور جو شخص فوج میں بھرتی ہونے سے انکار کرے۔ اسے جیل خانہ میں ڈال دے۔ ہماری جماعت کو بھی فوج کی ضرورت ہے۔ اور وہ فوج علماء اور مبلغین ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے نوجوان دینی علوم کے حصول کے لئے اور پھر اس کے بعد دینی خدمت کے لئے آگے نہیں آتے۔ تو مجبوراً ہمیں بھی انہیں جبر سے اس طرف لانا پڑے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہمارے پاس دنیوی جیل خانے نہیں اور نہ ہمارے پاس حکومت ہے کہ ہم انہیں اس قسم کی کوئی سزا دے سکیں۔ لیکن

محبت اور تعلق کا جیل خانہ

تو ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر کوئی شخص وقف میں نہیں آئے گا۔ تو ہم کہیں گے اچھا آئندہ ہم تم سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔ آخر جو شخص مسلمان ہوتا ہے۔ وہ کسی جبر کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوتا۔ وہ اپنی مرضی سے مسلمان ہوتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے احمدی ہوتا ہے۔ اور جو شخص اپنی مرضی سے احمدیت کو قبول کرتا۔ اور جماعت کا ایک فرد بن جاتا ہے۔ اس کی نظر میں جماعت کے تعلق کی کوئی نہ کوئی قیمت ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے ہم اسے کہہ سکتے ہیں کہ اگر تمہارے خیال میں جماعتی تعلق کی کوئی قیمت ہے۔ تو تم اس کی خدمت کے لئے اپنی زندگی پیش کرو۔ اور اگر تم اس کی خدمت کے لئے آگے نہیں آؤ گے۔ تو ہم تم سے اپنی محبت کے تعلق کو توڑ لیں گے۔ اگر دنیوی حکومتوں نے اپنی ضروریات کے وقت

جبری بھرتی کا قانون

جائز رکھا ہے۔ تو ہم اپنے نوجوانوں کو وقف کے لئے کیوں مجبور نہیں کر سکتے۔ آخر تمہاری امنگیں اور تمہارے جذبات امریکہ کے نوجوانوں کی امنگوں اور جذبات سے زیادہ نہیں۔ تمہاری امنگیں اور جذبات انگلستان کے نوجوانوں کی امنگوں اور جذبات سے زیادہ نہیں۔ تمہاری امنگیں اور جذبات یورپ کے نوجوانوں کی امنگوں اور جذبات سے زیادہ نہیں۔ اگر ان ممالک کے نوجوان کم گزارہ پر ملک کی خدمت کے لئے آگے آ جاتے ہیں۔ اور اگر وہ آگے نہیں آتے۔ تو انہیں جبراً آگے لایا جاتا ہے۔ تو دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کرانے کے لئے جماعت کے نوجوانوں پر

روحانی دباؤ

سے کام کیوں نہیں لیا جا سکتا۔ انگلستان میں فوجی سپاہیوں کو کھانے کے علاوہ جو رقم دی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ رقم وہ اپنے چوڑھوں کو دے دیتے ہیں۔ اور اس قدر رقم بھی تھوڑے عرصہ سے ملنی شروع ہوئی ہے ورنہ ایک زمانہ ایسا تھا جب وہاں

ایک سپاہی کو اس کے کھانے کے اخراجات کے علاوہ صرف دو شلنگ یعنی ڈیڑھ روپیہ ماہوار دیا جاتا تھا۔ گویا ایک سپاہی کی تنخواہ ۶ روپے ماہوار تھی۔ اب اس تنخواہ کو بڑھا دیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ تنخواہ ایسی زیادہ نہیں۔ پس اگر دنیوی حکومت فوجی بھرتی کے لئے جبر کا استعمال کرتی ہے۔ اور کوئی شخص اس پر اعتراض نہیں کرتا۔ تو دینی سلسلہ

علماء تیار کرنے کے لئے

اپنے نوجوانوں کو روحانی دباؤ ڈال کر کیوں آگے نہیں لا سکتا۔ اور حکومتوں کو جانے دو۔ پاکستان کی حکومت کو ہی لے لو۔ اگر اسے ملک کی حفاظت کے لئے کافی نوجوان فوج میں بھرتی کرنے کے لئے نہ ملیں۔ تو لازماً وہ اس بات پر مجبور ہوگی۔ کہ اس کے لئے جبری بھرتی کرے۔ اور کسی شخص کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہوگا۔ اور پھر ملک جو تنخواہ بھی ان نوجوانوں کو دے گا۔ وہ انہیں منظور کرنی پڑے گی۔ اس وقت بھی جبکہ ہماری حکومت فوجی بھرتی کے لئے جبر کا استعمال نہیں کرتی۔ ایک سپاہی کی تنخواہ علاوہ راشن کے بتیس ۳۲ تینتیس ۳۳ روپے سے زیادہ نہیں۔ لیکن ایک معمولی چپڑاسی کی تنخواہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ حالانکہ سپاہی ملک کے لئے اپنی جان پیش کرتا ہے۔ اور اس پر بہت کچھ پابندیاں عائد ہوتی ہیں۔ لیکن چپڑاسی کو نہ اپنی جان پیش کرنا پڑتی ہے۔ اور نہ اس پر اتنی پابندیاں عائد ہوتی ہیں۔ گویا تنخواہ کے لحاظ سے فوج کا سپاہی معمولی چپڑاسی سے کم ہے۔ لیکن محض اس لئے کہ اس کے وجود کی ملک کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ انگلستان میں ایک دفعہ ایسا ہوا تھا۔ کہ بعض لوگوں نے جبری بھرتی پر اعتراض کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ ایسا کرنا آزادئ ضمیر کے خلاف ہے۔ لیکن جب جرمنی کے مقابلہ میں انگلستان کو لڑنا پڑا۔ تو حکومت نے ملک میں جبری بھرتی کا قانون پاس کر دیا۔ پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ امریکہ میں بھی جبری بھرتی کا قانون نافذ ہے۔ حال ہی میں مجھے ایک امریکن احمدی نوجوان نے لکھا ہے۔ کہ میں دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہوں۔ لیکن میں فوری طور پر اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جبری بھرتی کے قانون کے ماتحت میں آئندہ پانچ سال تک فارغ نہیں ہو سکتا۔ چونکہ اس عرصہ کے ختم ہونے سے پہلے حکومت مجھے آنے نہیں دے گی۔ اس لئے جب یہ مدت ختم ہو جائے گی۔ تو پھر میں کام کے لئے آ جاؤں گا۔ پس جماعت کے نوجوانوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سلسلہ کا کام علماء نے کرنا ہے۔ اور اگر علماء کی صف میں رخنہ پیدا ہوا۔ تو سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

پس تم اس نقطۂ نگاہ سے نہ سوچا کرو۔ کہ ہمیں کیا گزارہ ملتا ہے۔ بلکہ تم

اس نقطۂ نگاہ سے سوچا کرو

کہ کیا تمہارے بغیر دین باقی رہ سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سلسلہ احمدیہ روحانی طور پر ہمیشہ قائم رہے گا۔ اگر تم اپنے آپ کو آگے نہیں لاؤ گے۔ تو خدا تعالیٰ دوسرے نوجوانوں کو اس کام کے لئے کھڑا کر دے گا۔ لیکن یہ تو روحانی مسئلہ ہے۔ اگر جسمانی طور پر دیکھا جائے۔ تو جس طرح فوج کے بغیر کسی دنیوی حکومت کا برقرار رہنا ممکن نہیں۔ اسی طرح علماء نہ ہوں۔ تو دین قائم نہیں رہ سکتا۔ دینی جماعت کی فوج اس کے علماء ہیں۔ اگر علماء ہی نہ ہوں گے۔ تو تبلیغ کیسے وسیع ہوگی۔ اسلام کی اشاعت کیسے ہوگی۔ اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ ہمارے پاس جو مبلغ ہیں۔ وہ بہت تھوڑے ہیں۔ اور دنیا ہم سے مبلغین مانگ رہی ہے۔ امریکہ والے مبلغ مانگ رہے ہیں۔ یورپ والے مبلغ مانگ رہے ہیں۔ ویسٹ افریقہ والے مبلغ مانگ رہے ہیں۔ ایسٹ افریقہ والے مبلغ مانگ رہے ہیں۔ لیکن مالی لحاظ سے ہماری یہ حالت ہے۔ کہ ہم ان مبلغین کو بھی جو اس وقت ہمارے پاس ہیں۔ اور ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ گزارہ نہایت قلیل مقدار میں دے رہے ہیں۔ بلکہ جو گزارہ ہم دے رہے ہیں۔ بعض اوقات اس کی ادائیگی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ خزانہ میں روپیہ نہیں ہوتا۔ مثلاً پچھلے سال میرے یورپ جانے پر

جماعت نے بہت بڑی قربانی کی

لیکن پھر بھی ہماری یہ حالت تھی۔ کہ تحریک جدید کے کارکنوں کو دو ماہ تک گزارہ نہیں مل سکا۔ اور اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ چندہ نہیں آیا تھا۔ اور خزانہ میں روپیہ نہیں تھا۔ اب اگر نئے علماء پیدا ہوتے رہیں۔ تو ہم مبلغین کی تعداد بھی بڑھا سکیں گے۔ اور مبلغین کی تعداد بڑھے گی۔ تو وہ جماعت میں بھی بیداری پیدا کریں گے۔ ان میں اخلاص پیدا کریں گے۔ اور والدین کو مجبور کریں گے۔ کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں۔ کہ وہ بڑے ہو کر اچھے کام کر سکیں۔ زراعت اچھی کر سکیں۔ تجارت بھی کر سکیں۔ صنعت و حرفت میں ترقی کریں۔ اس طرح جماعت کی آمدنی بڑھے گی۔ اور جب جماعت کی آمدنی بڑھے گی۔ تو چندہ بھی زیادہ آئے گا۔ اور اس طرح نہ صرف مبلغین کے گزارے بڑھائے جا سکیں گے۔ بلکہ مبلغین کی تعداد بڑھانے سے جماعت کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ بلکہ ایک وقت وہ بھی آئے گا۔ جب تمہیں

لاکھوں مبلغ پیدا کرنے ہوں گے

اور اگر تم لاکھوں مبلغ پیدا نہیں کرو گے تو تم دنیا کو مسلمان کیسے بنا سکو گے۔ بہر حال یہ روحانی پہلو تھا۔ جو میں نے بیان کر دیا ہے۔ ورنہ طلباء کی طرف سے متفقہ طور پر درخواست آ گئی ہے۔ کہ ہمارے یہ خیالات نہیں۔ پس ان کے متعلق جو غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ دور ہو گئی ہے۔ لیکن پھر بھی میں انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ تمہارے ساتھ وابستہ ہے۔ اس لئے تم اس کام کو خدا تعالیٰ کی خاطر کرو۔ اور دو طرف سے بدلہ لینے کی کوشش نہ کرو۔ یعنی ایک طرف تو تم تحریک جدید سے اعلیٰ سے اعلیٰ گذارے مانگو۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ سے بھی ثواب اور برکت کی امید رکھو۔ اگر تمہیں تحریک جدید سے حسب خواہش اپنا بدلہ مل گیا۔ تو خدا تعالیٰ سے تم کس ثواب کے امیدوار ہو گے۔ بہر حال تمہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے تمہارا فرض ہے۔ کہ تم اپنے آپ کو اور

اپنی نسلوں کو سدھارتے چلے جاؤ

تاکہ دین کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ آدمی آگے آئیں۔ اگر تم دین کی خدمت کے لئے آگے نہیں آؤ گے۔ اور اپنی نسلوں کو اس کام کے لئے تیار نہیں کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ اس کام کے لئے اور لوگ کھڑے کر دے گا۔ کیونکہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے۔ کسی انسان کا قائم کردہ نہیں۔ تمہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا تمہاری نظر میں احمدیت کی کوئی قیمت ہے۔ یا تم اسے چند روپوں کے بدلہ میں بیچنے کے لئے تیار ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہودا اسکریوطی پر کتنا مذاق اڑایا ہے۔ کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیس سکوں میں یہودیوں کے ہاتھ بیچ دیا تھا۔ اسلام تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت زیادہ قیمتی ہے۔ اگر تم احمدیت کو جو حقیقی اسلام ہے، سو یا دو سو کے پھیر میں آ کر بیچنے کے لئے تیار ہو۔ تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہی مذاق جو آپ نے یہودا اسکریوطی سے کیا تھا۔ تم پر چسپاں ہوتا ہے یا نہیں۔ بہر حال میں ان چند فقرات پر اپنے پچھلے خطبہ کے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

—— (۲) ——

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آج ہی ایک خبر آئی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اب یورپ کی حکومتیں براہ راست اسلام کی اشاعت میں دخل دے رہی ہیں۔ آج ہی سپین کے مبلغ کا خط آیا ہے۔ جس میں اس نے لکھا ہے۔ کہ پانچ سات نئے احمدی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ خفیہ پولیس آ گئی۔ اور اس نے ان احمدی دوستوں سے کہا کہ تم حکومت کے باغی ہو۔ کیونکہ حکومت کا مذہب تو رومن کیتھولک ہے۔ لیکن تم نے اسلام کو قبول کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان احمدیوں کو ثابت قدمی دکھانے کی توفیق دی۔ انہوں نے کہا ہم حکومت کے باغی نہیں۔ ہم حکومت کے فرمانبردار ہیں۔ بلکہ تم سے زیادہ فرمانبردار ہیں۔ لیکن اس بات کا مذہب کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ جہاں تک حکومت کے قانون کا سوال ہے۔ ہم اس کی پابندی کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن جہاں تک مذہب کا سوال ہے۔ حکومت کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ جب ہمیں یہ بات سمجھ آ گئی ہے۔ کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ تو تم اس سے روکنے والے کون ہوتے ہو۔ چنانچہ وہ لوگ واپس چلے گئے لیکن اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اب بعض جگہوں پر حکومتوں میں بھی یہ احساس پیدا ہونے لگ گیا ہے۔ کہ

اسلام پھیل رہا ہے

اسے کسی نہ کسی طرح روکنا چاہیئے۔ اور جہاں بھی اسلام پھیلے گا۔ یہ احساس ضرور پیدا ہوگا۔ کیونکہ ملاّ ہر جگہ موجود ہیں۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ کسی جگہ اسلام کے ماننے والے ملاّ ہیں اور کسی جگہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا ماننے والے ملاّ ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ سارے ملاّ برے نہیں ہوتے۔ عیسائیوں میں بھی کئی نیک فطرت پادری ہیں۔ جو لوگوں کی اصلاح اور خدمت خلق کا کام کرتے ہیں۔ اور ہم انہیں برا نہیں کہتے۔ بلکہ انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے علماء میں سے بھی وہ لوگ جو دوسروں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہیں۔ اور خدمت خلق کا کام کرتے ہیں۔

ہم ان کی عزت کرتے ہیں

بلکہ ہمیں تو اس بات پر حیرت آتی ہے۔ کہ مسلمان ملاّ کے لفظ سے چڑتے کیوں ہیں۔ حالانکہ یہ لفظ

تعظیم کے لئے

بنایا گیا تھا۔ اور ہمارے کئی بزرگوں کے ناموں سے پہلے ملاّ کا لفظ آتا ہے در حقیقت یہ لفظ مولای کا مخفف ہے۔ جس کے معنے ہیں میرے آقا یا میرے سردار اسی کے خلاصہ کے طور پر ملاّ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بعض جگہ مولوی کے لفظ سے اس کا مفہوم ادا کیا جاتا ہے۔ بہر حال اگر کسی عالم دین کو اصلاح اخلاق اور خدمت خلق کی توفیق ہے۔ تو چاہے وہ مسلمان ہو۔ پادری ہو۔ پنڈت ہو

ہمارے نزدیک وہ بزرگ ہے کیونکہ وہ مذہب کا اصل کام کر رہا ہے۔ مگر باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ دنیا کے ہر مذہب میں نیک اور صالح علماء پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب عام لوگ دیکھتے ہیں کہ اب ہمارے ہاتھ سے رستہ نکل رہا ہے۔ تو وہ مخالفت کرنے لگ جاتے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ سپین میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ اسلام کے پھیلنے کی وجہ سے

اب وقت آگیا ہے

کہ اسے پوری طاقت کے ساتھ دبا دیا جائے اس کا یہی علاج ہے کہ ہمارے پاس زیادہ مبلغ ہوں تاکہ وہ بڑی تعداد میں وہاں جائیں اور اسلام کی اشاعت کریں۔ اور لوگوں کے شکوک و شبہات کو دور کریں دوسری صورت اس کے علاج کی یہ ہے کہ اس ملک میں کثرت سے دینی لٹریچر بھیجا جائے تاکہ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد وہاں کے لوگ حق و باطل میں امتیاز کر سکیں سپین کو ہی لے لو۔ وہاں ہماری بعض کتابوں کا ترجمہ شائع کیا جا رہا تھا۔ لیکن حکومت نے اس کی اشاعت روک دی ہے۔ اور جو کتابیں چھپ چکی تھیں۔ ان کے متعلق حکم دے دیا کہ انہیں ملک میں تقسیم نہ کیا جائے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اور راستے کھول دیئے۔ اب وہی تراجم انگلستان میں شائع کرنے کے بعد وہاں پہنچ رہے ہیں اور جو کتابیں وہاں براہ راست فروخت نہیں ہو سکتی تھیں۔ انہیں انگلستان کی جماعت منگواتی ہے۔ اور پھر ڈاک کے ذریعہ سپین میں بھیج دیتی ہے۔ اس طرح وہاں اشاعت اسلام کا کام ہو رہا ہے

—— ۳ ——

تیسری بات

جو میں آج بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ حال ہی میں کراچی میں بہائیوں کا ایک جلسہ ہوا ہے۔ جس میں ایک ایسی بات کہی گئی ہے جو فتنہ پھیلانے کا موجب ہے۔ اگرچہ وہاں گورنمنٹ کے بھی آدمی ہوں گے اور انہوں نے اسے افسران متعلقہ تک پہنچا دیا ہوگا۔ لیکن میں بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس کی تردید کردوں۔ وہاں سے ایک دوست نے مجھے رپورٹ بھجوائی ہے کہ بہائی بیرسٹر آسا نند صاحب نے اپنی تقریر میں چوہدری محمد علی صاحب وزیر اعظم پاکستان سے اپنی ایک ملاقات کا ذکر کیا اور کہا کہ میں ان سے ملا۔ اور کہا کہ آپ نے جو کانسٹی ٹیوشن بنائی ہے وہ اسلامی نہیں۔ کیونکہ اسلام تو فیل ہو چکا ہے۔ ہاں آپ نے بہائی تعلیم کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔ اس پر چوہدری محمد علی صاحب نے کہا کہ ہم نے تو اسلامی دستور بنانے کی کوشش کی تھی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہم اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہ بات چونکہ ہمیں کئی واسطوں سے پہنچی ہے۔ اسلئے ہم اس کی تصدیق تو نہیں کر سکتے۔ لیکن تاہم اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ چوہدری محمد علی صاحب نے یہ کہا کہ انہیں قرآن کریم سے تو کوئی دستور نہیں ملا۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی فیل ہو چکا تھا ہاں انہوں نے

بہائی تعلیم کا خلاصہ

پیش کر دیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ محض جھوٹ اور افتراء ہے۔ میں چوہدری محمد علی صاحب کو ان کی طالب علمی کے زمانہ سے جانتا ہوں۔ چاہے۔ وہ احمدی نہیں۔ اور عقیدہ کے لحاظ سے انہیں مجھ سے کتنا ہی اختلاف ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ انہیں بچپن سے قرآن کریم اور اسلام سے محبت اور اخلاص رہا ہے اس لئے میں یہ بات ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں کہ انہوں نے کہا ہو کہ اسلام فیل ہو چکا ہے۔ اسلئے ہم اسلامی دستور تو نہیں بنا سکے۔ ہاں ہم نے بہائیت کی تعلیم کا نچوڑ لے لیا ہے۔ یہ بات محض جھوٹ ہے۔ اور ان کے منہ سے ہرگز نہیں نکل سکتی۔ کیونکہ انہیں قرآن کریم اور اسلام سے محبت ہے اور جس شخص کو بچپن سے ہی قرآن کریم اور اسلام سے محبت اور اخلاص رہا ہو۔ اس قسم کی بات وہ اپنے منہ سے نہیں نکال سکتا قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق افک کیا گیا۔ تو سننے والوں نے کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح بہتان ہے۔ کیونکہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جانتے ہیں۔ ان کے اخلاق اور حالات سے واقف ہیں ان کے

سابق کیریکٹر کو دیکھتے ہوئے

ہم یہ بات ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں کہ انہوں نے اس قسم کی حرکت کی ہو اسی طرح قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپ نے کفار سے کہا کہ دیکھو کہ میں ایک لمبا عرصہ تم میں رہا ہوں اور تم جانتے ہو کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور جب میں نے اتنے لمبے عرصہ میں بندوں کے متعلق کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں یکدم خدا تعالےٰ پر جھوٹ بولنے لگ جاؤں۔ گو ان آیات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک معیار بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس میں ایک عام قانون کا بھی ذکر ہے جسے ہر شخص پر چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ اس قانون کے مطابق میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ چونکہ میں

چوہدری محمد علی صاحب وزیر اعظم پاکستان

کو بچپن سے جانتا ہوں اور ان کے کیریکٹر سے پوری طرح واقف ہوں اسلئے میں یہ اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جہاں تک قرآن کریم اور اسلام کا سوال ہے۔ وہ ایک نہایت پرجوش اور اخلاص رکھنے والے شخص ہیں اسلئے میں ان کے متعلق یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ انہوں نے اس قسم کی کوئی بات کہی ہو کہ قرآن کریم فیل ہو چکا ہے اسلئے ہمیں اسلامی دستور بنانے کے سلسلہ میں اس سے راہ نمائی حاصل نہیں ہوتی۔ اور ہم نے بہائیت کی تعلیم کا خلاصہ کر دیا ہے۔ اگر کوئی شخص ان کے متعلق یہ بات کہتا ہے تو میں اس سے کہونگا۔ کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم سے کوئی شخص کسی کے ذاتی کیریکٹر کے خلاف کوئی بات کہے۔ تو تم اس کا فوراً انکار کر دو۔ اور یہ بات چونکہ چوہدری محمد علی صاحب کے کیریکٹر کے خلاف ہے۔ اس لئے میں کہوں گا۔ کہ

یہ بالکل جھوٹ ہے

جہاں تک قرآن کریم کے فیل ہو جانے کا سوال ہے۔ اگر قرآن کریم فیل ہو گیا ہوتا تو پاکستانی لیڈر اسلامی دستور بنانے کی کیوں کوشش کرتے۔ ہاں جواب کا آخری حصہ ایسا ہے کہ اس کے متعلق خیال کیا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے چوہدری محمد علی صاحب نے بات ٹالنے کے لئے کہہ دیا ہو۔ کہ ہم جس حد تک کام کر سکے ہیں اسے قوم کے سامنے پیش کر دیا ہے اس سے زیادہ ہم کیا کر سکتے تھے۔

پھر یہ کہنا بھی بالکل غلط ہے کہ اسلامی دستور کا جو خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ

بہائیت کی تعلیم

کا نچوڑ ہے۔ بہائیت کی ایک تعلیم یہ ہے کہ ساری دنیا کی ایک زبان ہونی چاہیئے مگر عجیب بات یہ ہے۔ کہ بہاء اللہ کے دعوےٰ سے پہلے ایک زبان جاری کرنے کی تحریک پیدا ہو چکی تھی۔ اور اس وقت اسپرانٹو زبان بنائی گئی تھی۔ جس کے متعلق تجویز کیا گیا تھا۔ کہ اسے ہر ملک میں پھیلایا جائے۔ بہاء اللہ نے اس تحریک سے متاثر ہو کر اپنی کتابوں میں یہ لکھ دیا کہ ساری دنیا میں ایک ہی زبان ہونی چاہیئے اور بہائی اس پر بڑا فخر کرتے ہیں کہ دیکھو بہاء اللہ نے ساری دنیا میں ایک زبان جاری کرنے کی تحریک کی تھی۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ایک زبان کے رواج کا خیال بہاء اللہ سے پہلے ہی موجود تھا۔ اور اسی خیال سے متاثر ہو کر بہاء اللہ نے اسے اپنی کتابوں میں شامل کر لیا۔ مگر اب پاکستان کے دستور کو دیکھو تو اس میں بنگالی اور اردو۔ دونوں کو سرکاری زبانیں قرار دے دیا گیا ہے۔ پھر یہ بہائیت کا نچوڑ کیسے ہو گیا

بہائیت تو یہ کہتی ہے

کہ ساری دنیا میں ایک ہی زبان ہونی چاہیئے اور یہاں صرف پاکستان کے ملک میں دو سرکاری زبانیں قرار دے دی گئی ہیں۔ اب جس دستور میں دو زبانیں سرکاری قرار دے دی گئی ہوں۔ وہ بہائیت کی تعلیم کا نچوڑ کیسے ہوا اسی طرح اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو بہائیت کی تعلیم کے خلاف ہیں پس اسلام فیل کہاں ہوا۔ ہم تو بہائیوں سے آج تک یہ پوچھتے رہے ہیں۔ کہ وہ بتائیں کہ اسلام کہاں فیل ہوا ہے۔ مگر وہ اب تک اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے۔

۲۴ … میں

جب میں انگلستان گیا

تو وہاں میرے پاس ایک امریکن بنکر آیا جو بہائی تھا۔ اس کے ساتھ اس کی بیوی کے علاوہ دو عورتیں اور بھی تھیں جن میں سے ایک انگریز تھی۔ اور دوسری ایرانی انگریز بہائی عورت بہت متعصب تھی اس نے مجھے کہا کہ آپ بہائی کیوں نہیں ہو جاتے۔ میں نے اسے جواب دیا۔ کہ جب کوئی انسان کسی خاص منزل پر پہنچ جاتا ہے تو اس کے لئے اس منزل سے آگے جانے کیلئے کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ میں نے قرآن کریم کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہ سچا ہے۔ اور جب مجھ پر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ قرآن کریم سچا ہے اور قیامت تک اسی کی تعلیم جاری رہے گی۔ تو مجھے اسے چھوڑ کر کسی اور طرف جانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ کہنے لگی جب پہلی تمام تعلیمیں بدل چکی ہیں تو قرآن کریم کیوں نہیں بدل سکتا۔ میں نے اسے کہا کہ محض اس خیال سے کہ پہلی تعلیمیں بدل چکی ہیں قرآن کریم کے متعلق بھی یہ بات مان لینا کہ وہ بدل سکتا ہے درست نہیں ہمیں

حقیقت پر بحث کرنی چاہیئے

اس کے بعد اگر ہم کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں تو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ آپ اسلام کی پندرہ بیس باتیں مجھے ایسی بتا دیں۔ جن پر اب عمل کرنا ناممکن ہو یا بہائیت کی اعلےٰ درجہ کی تعلیم میں سے پندرہ بیس باتیں ایسی پیش کریں جو قرآن کریم میں موجود نہ ہو۔ اگر آپ ایسا کریں تو میں بہائیت کی تعلیم کو مان لونگا ورنہ اسے چھوڑ کر کسی اور تعلیم کے ماننے کی ضرورت ہی کیا ہے وہ کہنے لگی بہائیت کہتی ہے۔ جھوٹ نہ بولو۔ میں نے کہا دنیا کا کونسا مذہب ہے۔ جو کہتا ہے جھوٹ بولو۔ ہر مذہب یہی کہتا ہے۔ کہ سچ بولو۔ اور یہی قرآن کریم نے کہا ہے۔ پھر اس نے کہا۔ بہاء اللہ نے کہا ہے۔

کہ عورتوں کے لئے تعلیم ضروری ہے۔ میں نے کہا یہ تعلیم بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ مثلاً قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ عورتیں بھی جنت میں جائیں گی۔ اور جنت میں وہ اسی وقت جا سکتی ہیں جب وہ نمازیں پڑھیں گی روزے رکھیں گی۔ زکوٰۃ دیں گی حج کریں گی۔ اور یہ کام بغیر تعلیم کے کیسے ہو سکتے ہیں۔ اگر انہیں یہ پتہ ہی نہیں ہوگا۔ کہ قرآن کریم کیا کہتا ہے۔ عبادات کیا ہیں۔ اخلاق فاضلہ کیا ہیں۔ تو وہ جنت میں کیسے جائیں گی۔ اور یہ تمام باتیں تعلیم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اسی پر اس عورت نے کہا۔ دیکھئے بہائیت کہتی ہے۔ کہ ایک سے زیادہ بیویاں نہیں کرنی چاہئیں۔ لیکن قرآن کریم

تعدد ازدواج کی تعلیم

دیتا ہے۔ جو بہت بڑا ظلم ہے۔ میں نے کہا۔ یہ بحث کہ ایک بیوی پر کفایت کرنا بہتر ہے۔ یا ضرورت کے وقت ایک سے زیادہ بیویاں کرنا مناسب ہے۔ بہت لمبی ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ایک سے زیادہ شادیاں کرنا ظلم ہے۔ تو خود بہاءاللہ نے ایک سے زائد بیویاں کیوں رکھیں۔ اس عورت نے کہا۔ قرآن کریم تو چار بیویوں کی اجازت دیتا ہے۔ میں نے کہا۔ اصل اعتراض تو ایک سے زیادہ بیویاں کرنے پر ہے۔ تین یا چار بیویاں کرنے پر نہیں۔ اگر اصل اعتراض ایک سے زائد بیویاں کرنے پر ہے۔ تو جس طرح یہ اعتراض چار بیویوں پر وارد ہوتا ہے۔ اسی طرح دو اور تین پر بھی وارد ہوتا ہے۔ اس پر اس انگریز عورت نے ایرانی عورت سے دریافت کیا۔ کہ بہاءاللہ کی کتب میں اس کے متعلق کیا لکھا ہے۔ پہلے تو اس نے حقیقت بیان کرنے سے گریز کیا۔ لیکن بعد میں اصرار کرنے پر بتایا۔ کہ یہ درست ہے۔ کہ

بہاءاللہ کی ایک سے زائد بیویاں تھیں

مگر ساتھ ہی کہنے لگی۔ کہ بہاءاللہ نے کہا تھا۔ کہ میری تعلیم کی جو تشریح عباس کریگا۔ وہی درست ہوگی۔ اور عباس نے یہی کہا ہے۔ کہ مرد ایک سے زائد بیویاں نہ کرے۔ میں نے کہا جب بہاءاللہ نے عملی طور پر تعدد ازدواج کو تسلیم کیا ہے۔ اور اس نے خود ایک سے زیادہ بیویاں کی ہیں۔ تو اب کون شخص یہ بات مان سکتا ہے۔ کہ بہائیت کی تعلیم یہ ہے۔ کہ مرد ایک سے زیادہ بیویاں نہ کرے۔ آخر وہ کہنے لگی اصل بات یہ ہے۔ کہ اس نے دوسری شادی دعویٰ سے پہلے کی تھی۔ دعویٰ کے بعد اس نے کوئی شادی نہیں کی۔ میں نے کہا۔ بہائیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ امام کو بچپن سے ہی غیب کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اس عقیدہ کے ماتحت جب بہاءاللہ کو بچپن سے ہی پتہ تھا۔ کہ تعدد ازدواج ناجائز ہو جائے گا۔ تو اس نے ایک سے زائد بیویاں کیوں کیں۔ اس پر وہ پھر گھبرا گئی۔ اور مختلف بہانے بنا کر اس نے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی۔ لیکن جب میں نے مجبور کیا۔ تو

اس نے کہا۔ دعویٰ کے بعد بہاءاللہ نے اپنی ایک بیوی کو بہن قرار دے دیا تھا۔ میں نے کہا۔ جب اسے بچپن سے غیب کا علم تھا۔ اور وہ جانتا تھا۔ کہ یہ چیز ناجائز ہونے والی ہے۔ تو اس نے یہ کھیل کھیلا کیوں۔ آخر اس تماشا کی ضرورت کیا تھی۔ پھر تمہارا یہ کہنا بھی درست نہیں۔ کہ اس نے اپنی ایک بیوی کو بہن قرار دے دیا تھا۔ کیونکہ اگر اس نے اپنی ایک بیوی کو بہن قرار دیدیا تھا تو اس بہن کے ہاں بہاءاللہ سے اولاد کیوں ہوئی۔ محمد علی جو بہاءاللہ کا دوسرا نائب تھا۔ اس کی دوسری بیوی سے ہی تھا۔ میں نے کہا تم محمد علی سے ہی پوچھ لو۔ کیا وہ دوسری بیوی سے نہیں۔ اس وقت وہ زندہ تھا۔ اور میں نے اس عورت کو بتایا تھا۔ کہ میں انگلستان آتا ہوا اس سے مل کر آیا ہوں۔ اس پر اس عورت نے کہا۔ ہاں آپ کی یہ بات درست ہے کہ محمد علی دوسری بیوی سے ہی پیدا ہوا تھا۔ اور دعویٰ کے بعد پیدا ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی یہ بات قابل اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ دوسری بیوی سے شادی دعویٰ سے قبل کر چکے تھے۔ میں نے کہا اگر دعویٰ کے بعد بھی اس کے ہاں اولاد ہوئی ہے۔ تو وہ بہن تو نہ ہوئی۔ امریکن عورت زیادہ معقول تھی۔ میری اس گفتگو پر وہ کھڑی ہو گئی۔ اور کہنے لگی کہ اگر یہ بات ہے۔ تو پھر میں مسلمان ہوں۔ بہائی نہیں ہوں۔ غرض قرآن کریم کے متعلق یہ کہنا کہ وہ فیل ہو گیا ہے۔

ایک بالکل جھوٹا دعویٰ ہے

ان کا یہ دعویٰ تب سچا سمجھا جا سکتا تھا۔ جب بہائی لوگ اس میں سے پندرہ بیس باتیں ایسی نکال کر پیش کرتے۔ جن پر عمل نہ ہو سکتا۔ یا بہائیت کی تعلیم میں سے پندرہ بیس باتیں ایسی دکھاتے۔ جو قرآن کریم میں موجود نہ ہوتیں۔ اور اس کی تعلیم سے بہتر ہوتیں۔ یا بہاءاللہ کے دعویٰ کے بعد کوئی حکومت ایسی قائم ہوتی۔ جو بہائیت کی تعلیم پر عمل کرتی۔ مگر حالت یہ ہے کہ جس قرآن کے متعلق بہائی لوگ کہتے ہیں کہ وہ فیل ہو چکا ہے۔ اسکی تعلیم پر عمل کرنے والوں کو تو چند سال کے بعد ہی حکومت مل گئی تھی۔ اور پھر انہوں نے سینکڑوں سال تک دنیا پر حکمرانی کی۔ اور بہائیوں کو ابھی تک اتنی توفیق بھی نہیں ملی۔ کہ وہ اپنا بیت العدل ہی بنا سکیں۔ جس طرح ہمارے ہاں بیت المال ہے۔ بہائیوں کے ہاں بیت العدل ہوتا ہے۔ انہوں نے مقامی طور پر تو

بیت العدل بنایا ہوا ہے

لیکن وہ ابھی تک عالمی بیت العدل کا قیام عمل میں نہیں لا سکے۔ اور اب وہ علی الاعلان اس بات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ کہ ان کی ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ ابھی تک عالمی بیت العدل نہیں بنا سکے۔ پھر قرآن کریم

کہاں فیل ہوا۔ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والوں نے تو نہ صرف ماضی میں سینکڑوں سال تک حکومت کی ہے۔ بلکہ اب بھی پاکستان نے اسلامی دستور مرتب کر لیا ہے۔ پس قرآن کریم نہ فیل ہوا ہے۔ نہ آئندہ کبھی فیل ہوگا۔ بلکہ یہ قیامت تک فیل نہیں ہوگا۔ زمین بدل سکتی ہے آسمان بدل سکتا ہے۔ ایک قوم کی جگہ دوسری قوم آ سکتی ہے۔ ایک حکومت مٹے تو اس کی جگہ دوسری حکومت آ سکتی ہے زبانیں مٹ سکتی ہیں۔ لیکن

قرآن کریم کبھی فیل نہیں ہو سکتا

یہ خدا تعالیٰ کا نازل کردہ قانون ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ فیل ہو گیا ہے۔ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اور ہم اب بھی اسے چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ قرآن کریم کے چند ایسے احکام پیش کرے۔ جو ناقابل عمل ہوں۔ یا وہ کچھ باتیں ایسی پیش کرے۔ جو نہایت مفید اور اعلیٰ درجہ کی تعلیمات پر مشتمل ہوں۔ اور بہائیت میں ہوں۔ قرآن کریم میں نہ ہوں۔ رنگون سے ایک دفعہ ایک بہائی نے ایک کتاب شائع کی۔ جس میں اس نے ذکر کیا۔ کہ بہائیت نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ بہائیت کہتی ہے۔ کہ عورت سے نیک سلوک کرو۔ لڑکیوں کو تعلیم دو۔ ظلم نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا۔ کہ تم کوئی ایک مذہب ہی ایسا بتا دو۔ جو یہ کہتا ہوں۔ کہ عورت سے نیک سلوک نہ کرو۔ لڑکیوں کو تعلیم نہ دو۔ ظلم کرو۔ چوری کرو۔ جھوٹ بولو۔ دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جو اس قسم کی تعلیم دیتا ہو۔

مگر اصل بات یہ ہے

کہ بہائیوں نے قرآن کریم کی تعلیم میں سے بعض پوائنٹ لے کر انہیں ایک علیحدہ تعلیم کے رنگ میں پیش کر دیا ہے۔ ورنہ ہر سچائی قرآن کریم میں موجود ہے۔ بہرحال چودھری محمد علی صاحب کے متعلق جس شخص نے یہ بات کہی ہے۔ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ میں چودھری محمد علی صاحب کو سالہا سال سے جانتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے دل میں

قرآن کریم اور اسلام کی سچی محبت

پائی جاتی ہے۔ اور پھر وہ نہایت ذہین ہیں۔ اگر ان کے سامنے کوئی شخص یہ کہتا۔ کہ قرآن کریم فیل ہو گیا ہے۔ تو وہ کبھی خاموش نہیں رہ سکتے تھے۔ پس ان کی طرف اس قسم کی بات منسوب کرنا محض لوگوں کو حکومت سے بدظن

کرنا ہے۔ بے شک

عقائد کے لحاظ سے

وہ ہم سے اختلاف رکھتے ہیں۔ لیکن میں اس کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ان کی طرف اس قسم کی باتیں منسوب کرنا سخت ظلم ہے۔ اگر یہ باتیں چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی طرف منسوب ہوتیں۔ اور ہم ان کی تردید کرتے، تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ چونکہ وہ احمدی ہیں۔ اس لئے انہیں بچانے کے لئے اس قسم کی تردید کی جا رہی ہے۔ لیکن چودھری محمد علی صاحب تو احمدی نہیں۔ اس لئے یہاں یہ شبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ ہاں انصاف کہتا ہے۔ کہ میں اس کی تردید کروں۔ کیونکہ میں انہیں سالہا سال سے جانتا ہوں۔

وہ اسلام کے شیدائی ہیں

قرآن کریم سے انہیں محبت ہے۔ اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ ان کے منہ سے کوئی ایسی بات نکلے۔ جس سے اسلام کی ہتک اور تنقیص ہوتی ہو۔ پس اگر کسی نے ان کی طرف اس بات کو منسوب کیا ہے۔ تو محض فتنہ کھڑا کرنے کے لئے ایسا کیا ہے۔ اول تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس قسم کا کوئی واقعہ ہوا ہی نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے۔ تو چودھری محمد علی صاحب کی طرف جو بات منسوب کی گئی ہے۔ وہ بالکل جھوٹ ہے۔ اور یہ صرف میں ہی نہیں کہتا۔ بلکہ جو شخص بھی چودھری محمد علی صاحب کے کیریکٹر سے واقف ہے۔ وہ اسے جھوٹ قرار دے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آج کل مسلمانوں میں بعض ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو اسلام اور قرآن کریم کے خلاف باتیں سن کر چپ ہو جاتے ہیں، لیکن

چودھری محمد علی صاحب

اسلام اور قرآن کریم سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کے اندر جوش اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ ان کا ایسی بات کو سنکر چپ رہنا ناممکن ہے۔ پس یا تو یہ واقعہ ہوا ہی نہیں۔ اور یا پھر کسی نے

آدھی بات

بیان کر دی ہے۔ اور چودھری محمد علی صاحب نے جو منہ توڑ جواب

اس شخص کو دیا ہوگا اس کا ذکر نہیں کیا۔ آخر وہ وزیر اعظم ہیں۔ تعلیم یافتہ آدمی ہیں۔ انہوں نے اسے ڈنڈا تو نہیں مارنا تھا بہر حال تہذیب اور شرافت کے ساتھ انہوں نے اس کے اعتراض کا ضرور جواب دیا ہوگا۔ لیکن بیان کرنے والے نے آدھی بات بیان کر دی اور ان کے جواب کا ذکر نہیں کیا اور اس طرح اس نے انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ جو شخص بھی چوہدری صاحب کو جانتا ہے وہ اس قسم کی بات ان کی طرف منسوب کرنے والے کو جھوٹا ہی کہے گا۔ کیونکہ وہ اسلام اور قرآن کریم سے بڑی محبت رکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ ایک پارسی نے ایک لاکھ روپیہ چندہ دیا اور اس پر بڑے فخر کا اظہار کیا گیا ہے حالانکہ

اس میں فخر کی کونسی بات ہے

ہماری جماعت میں بہت سے ایسے آدمی ہیں جنہوں نے لاکھ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی مالی قربانی کی ہے۔ مثلاً چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو ہی لے لو۔ انہوں نے مجھے اپنی زمین کا ایک حصہ بطور نذرانہ پیش کیا تھا تا کہ میں اپنا علاج کرا سکوں۔ میں نے وہ زمین تحریک جدید کو دیدی اور وہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ میں بکی۔ اب دیکھو چوہدری ظفر اللہ خانصاحب تاجر نہیں وہ پارسی تو تاجر ہوگا اور اس کی آمد

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب سے

یقیناً بہت زیادہ ہوگی۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب تو ملازم ہیں اور انکم ٹیکس ادا کرنے کے بعد ان کی تنخواہ مشکل سے دو ہزار یا اکیس سو ماہوار بچتی ہیں۔ لیکن پھر بھی انہوں نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ ایک وقت میں دیدیا۔ اسی طرح میں نے ایک دفعہ حساب لگایا۔ تو معلوم ہوا کہ میں نے جو چندے اور عطیے جماعت کو دئیے ہیں ان کو ملایا جائے تو دو لاکھ ستر ہزار کے قریب رقم بنتی ہے۔ اگر انہیں ایک تاجر نے ایک لاکھ روپیہ دیدیا تو اس میں فخر کی کونسی بات ہے ہماری جماعت میں اس کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں میں نے ایک مثال چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی دی ہے۔ وہ اگرچہ غریب آدمی ہیں۔ مگر انہوں نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ دیا۔ اس کے علاوہ بھی اور بعض رقوم ہیں جو مختلف اوقات میں انہوں نے دیں۔ اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو

ان کا چندہ اڑھائی لاکھ روپیہ کے قریب

بن جاتا ہے۔ پھر اس کی مثالیں گذشتہ زمانہ کے مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ دہلی میں چاندنی چوک کے کسی دکاندار کو دیکھ لو اس علاقہ میں لاکھوں روپیہ کے دفینے موجود ہیں۔ پس اگر کوئی کروڑ پتی تاجر ایک لاکھ روپیہ چندہ دے دیتا ہے تو اس میں فخر کی کونسی بات ہے۔ ہماری جماعت میں تو چوبیس چوبیس روپے ماہوار کمانے والا بھی ڈیڑھ روپیہ ماہوار چندہ دے دیتا ہے۔ اور یہ ایسی قربانی ہے جس کی مثالیں یورپ اور امریکہ میں بھی نہیں پائی جاتیں۔ اب میں نے امریکہ میں وصیت کی تحریک کی ہے اور ہمارے مبلغ نے لکھا ہے کہ وہاں اس تحریک کو سنتے ہی تین امریکنوں نے وصیت کر دی ہے۔ غرض ہماری جماعت کے افراد جس قدر مالی قربانی کر رہے ہیں

اس کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی

ایک آدمی پندرہ بیس روپے کماتا ہے اور اس رقم میں اس کے گھر کا گذارہ بھی نہیں چلتا وہ خود فاقے رہتا ہے لیکن روپیہ ڈیڑھ روپیہ چندہ دے دیتا ہے۔ پھر کسی کروڑ پتی کے لئے صرف ایک دفعہ ایک لاکھ روپیہ دے دینا کونسی مشکل بات ہے میں نے لارڈ نفیلڈ کے متعلق ایک خطبہ میں بیان کیا تھا کہ اس نے پچھلی جنگ میں ایک لاکھ پونڈ بطور چندہ دیا تھا۔ اس پر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے مجھے بتایا کہ ایک انگریز نے مجھ سے ذکر کیا کہ آپ اسے کوئی بڑا کمال نہ سمجھیں۔ ان دنوں گورنمنٹ کی طرف سے ہمارے ملک میں ایک پونڈ پر ساڑھے انیس شلنگ ٹیکس لگتا تھا۔ اس لئے اگر کوئی شخص ایک پونڈ چندہ دیتا تو

اس کے معنے یہ ہوتے

کہ اس نے صرف چھ پنس چندہ دیا ہے کیونکہ پونڈ کا باقی حصہ بہر حال ٹیکس میں جانا تھا۔ لارڈ نفیلڈ نے بھی خیال کیا کہ چلو اتنے ہزار پونڈ تو میں نے ٹیکس دینا ہی تھا کچھ اور ڈال کر ایک لاکھ پونڈ چندہ دے دوں تا کہ ملک میں میری شہرت ہو جائے اور میں لیڈر بن سکوں۔

بہر حال اس تاجر کا ایک لاکھ روپیہ چندہ دے دینا کوئی بڑی بات نہیں اس سے زیادہ چندہ دینے والے ہماری جماعت میں بھی پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ہم میں سے اکثر باوجود کم آمد ہونے کے اپنی حیثیت سے بہت بڑھ کر چندہ دیتے ہیں

مجھے ہی دیکھ لو

اگر میں اپنے چندے گناؤں تو ایک قسم کی تعلّی ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی باوجود اس کے کہ جتنی رقم چندہ میں میں دے رہا ہوں اس کے مقابلہ میں اس پارسی کی قربانی کوئی حیثیت نہیں رکھتی حال ہی میں میں نے اپنی ایک زمین جو سندھ میں تھی تحریک جدید کو دی یہ زمین

۷۵۰ ایکڑ

تھی جس میں سے صرف ۱۴۰ ایکڑ مجھے ملی باقی زمین حکومت نے لے لی۔ یہ زمین میں نے پچاس ہزار روپیہ میں خریدی تھی۔ میں نے وکیل المال تحریک جدید کو کہا کہ میری طرف سے یہ زمین وقف ہے چاہے تم اس سے فائدہ اٹھاؤ یا اسے بیچ دو۔ پس ہماری جماعت میں ایسے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جن کے مقابلہ میں اس پارسی تاجر کی قربانی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس قربانی کی توفیق دی ہے۔ مخالفین ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے ہم تو خدا تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا آپ کو سمجھتے ہیں اگر ہم مرزا صاحب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا سمجھتے تو ہم انہیں سجدہ بھی کرتے لیکن ہم تو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کے آگے سجدہ کرنا حرام سمجھتے ہیں۔ لیکن

بہائیوں کی یہ حالت ہے

کہ جب عباس آفندی امریکہ سے واپس آیا تو اس نے لکھا ہے کہ میں سب سے پہلے بہاء اللہ کی قبر پر نماز پڑھنے گیا۔ اور میں نے وہاں سجدہ کیا۔ اس قدر شرک میں ملوث ہوتے ہوئے یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم فیل ہو گیا ہے۔ اور اس کی جگہ بہائیت نے لے لی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم وہ کتاب ہے۔ جس نے عرب سے بت شکنی کا قلع قمع کر دیا تھا۔ اور ان کے بڑے بڑے بت اس نے تڑوا دئیے تھے۔ لیکن بہائیوں نے دوبارہ بت پرستی شروع کر دی ہے۔ کون عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ قبر کی مٹی پر سجدہ کرنا کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول یاد کرو

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا

بتوں کی دوکان کرتے تھے اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دوکان پر بٹھا دیا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام دوکان پر بیٹھے تھے۔ کہ ایک بوڑھا آیا اور اس نے کہا میں نے ایک بت خریدنا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ سارے بت آپ کے سامنے پڑے ہیں۔ آپ ان میں سے کوئی پسند کر لیں۔ اس نے تمام بتوں پر نظر دوڑائی اور بالآخر ایک بت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا بیٹا وہ بت لاؤ۔ اور مجھے دو۔ وہ بت اونچا پڑا ہوا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کسی بکس پر چڑھ کر اسی کو اتارا اور پیسے گن کر لے لئے۔ اس بوڑھے نے کہا تم ہنستے کیوں ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا یہ بت ابھی کل مستری بنا کر لایا ہے۔ اور پھر یہ تو بولتا ہے۔ نہ کسی کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے تمہاری عمر اسی سال کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اور تمہارے بال سب سفید ہو چکے ہیں۔ تم اس بت کے آگے سجدہ کرو گے

تو کیا یہ ہنسی والی بات نہیں

ہوگی۔ اس پر ایسا اثر ہوا کہ وہ اس بت کو وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ لیکن بہائیوں کے جرگوں کو دیکھو تو۔ عباس امریکہ سے آیا۔ تو اس نے سب سے پہلے بہاء اللہ کی قبر پر نماز پڑھی اور اسے سجدہ کیا کیا ایسا مذہب اسلام کے آگے ٹھہر سکتا ہے۔ جس نے عرب سے شرک کو کلی طور پر مٹا دیا۔ اور اس کا ایسا تہس نہس کیا۔ کہ دشمن بھی اس کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا ایسے عظیم الشان مذہب کے متعلق بہائیوں کا یہ کہنا کہ اسلام فیل ہو گیا ہے کتنے تعجب کی بات ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد

حضور نے فرمایا:۔

نماز کے بعد میں بعض جنازے پڑھاؤنگا

۱۔ غلام جنت صاحبہ علی پور ملتان کے بیٹے حکیم عزیز الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میری والدہ مجھے خواب میں ملیں۔ تو انہوں نے کہا کہ تم نے حضرت صاحب سے میرا جنازہ کیوں نہیں پڑھوایا۔ اسلئے ایک تو ان کا جنازہ پڑھاؤنگا۔ اسی طرح

۲۔ چوہدری کھیر لے خاں نمبردار دجوال ریاست جموں حال موضع بھلور ضلع سیالکوٹ فوت ہو گئے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔

۳۔ ملک امام الدین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۲۵ جنوری کو کراچی میں فوت ہو گئے ہیں۔ ۲۷ جنوری کو ان کا جنازہ یہاں لایا گیا۔ لیکن زیادہ دیر ہو جانے کی وجہ سے میں نماز جنازہ نہ پڑھا سکا یہ بھی مخلص تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی بھی تھے۔

۴۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کی خوشدامن صاحبہ فوت ہو گئی ہیں بریلی میں دو تین گھر ہی احمدی ہیں۔ اسلئے نماز جنازہ میں بہت تھوڑے دوست شامل ہوئے۔

میں نماز جمعہ کے بعد یہ چاروں جنازے پڑھاؤں گا۔

درخواست دعا

مجھے ایک مہینہ سے رات کو بخار ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ اور کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے۔ احباب کرام صحت کے لئے دعا فرمائیں (سردار محمد کاتب الفضل)

بہ جنبید از پئے کوشش کہ از درگاہِ ربّانی
زبہر ناصرانِ دینِ حق نصرت شود پیدا

اٹھئے کوشش کیجئے۔ دینِ حق کے مددگاروں کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے

نصرت آتی ہے

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں۔ لیکن ابھی بجٹ کا بہت سا حصہ بقایا ہے۔ اس غرض کے لئے جدوجہد کرنے کا یہی وقت ہے۔ پس تمام احباب سے التماس ہے کہ آپ آج سے ہی پوری توجہ کے ساتھ اس کام میں لگ جائیے اور نہ صرف چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ۔ تحریک خاص اور زکوٰۃ کا بجٹ پورا کرنے کی ٹھان لیجئے بلکہ اپنی طرف سے بجٹ سے زائد وصولی کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیجئے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندے بڑھانے کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:۔ لَایَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰھِدِیْنَ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ دَرَجٰتٍ مِّنْہُ وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً ۝ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

برابر نہیں ہو سکتے بیماری کے بغیر بیٹھ رہنے والے مومن اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والے مومن۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے میں فضیلت دی ہے اور ہر ایک سے اچھے سلوک کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جدوجہد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں کے مقابلہ میں بہت بڑا اجر دے گا۔ یعنی قرب کے کئی درجے اور بخشش اور رحمت۔ اور اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا اور مہربان ہی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

رائل پاکستان ایئر فورس

مندرجہ ذیل پیشوں کی چند اسامیاں خالی ہیں (۱) ٹیکنیکل۔ شرائط: فرسٹ ڈویژن میٹرک یا سائنس والا سیکنڈ ڈویژن عمر ۱۷ تا ۲۸ سال۔

(۲) ایجوکیشن انسٹرکٹر۔ شرائط۔ بی۔اے بی۔ایس سی (سیکنڈ کلاس) بی۔اے۔بی۔ٹی یا بی۔اے۔ایس۔ایس اے۔وی یا بی۔اے آنرز کو ترجیح۔ (الف) انگریزی۔ فزکس و ریاضی (ب) انگریزی و تاریخ اور ذیل کے مضامین میں سے کوئی ایک۔ جغرافیہ۔ اکنامکس۔ پولیٹیکل سائنس فزیالوجی۔ سائیکالوجی۔ عمر ۱۷ تا ۲۸ سال۔

(۳) سائیفر اسسٹنٹس۔ شرائط:۔ گریجویٹ عمر ۱۷ تا ۲۰ سال۔ تفصیلات کے لئے نزدیک ترین دفتر بھرتی آر۔پی۔اے۔ایف سے دریافت فرمائیں ۲۳۔ ڈیوٹ روڈ لاہور یا ۱۹ ناردرن سرکلر روڈ پشاور یا ۳ دی مال راولپنڈی۔ (پاکستان ٹائمز ۵۶-۲-۱۲) ناظر تعلیم ربوہ

درخواست دعا

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے کہ میرے والد محترم جناب بابو عبد الغنی صاحب انبالوی حال ربوہ عرصہ دو سال سے کینسر سے بیمار ہیں Bleeding بھی کبھی کبھی ہو جاتی ہے زخم بہت ہی بڑھ چکا ہے۔ ورم اور درد میں کافی اضافہ ہے۔ ہر ممکن علاج کیا ہے لیکن ابھی تک کوئی فائدہ نہیں بلکہ تکلیف بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ محترم والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ عبد الرحمٰن رافت II ائیر میڈیکل سٹوڈنٹ

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک۔ خوش قسمت اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ زچہ و بچہ کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

محمد افضل۔ آر۔پی۔اے۔ایف

چندہ سکنڈ ریزرویشن
اور
لجنات اماء اللہ کا فرض

قریباً چار ماہ کا عرصہ ہوا حضرت اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے چندہ سکنڈ ریزرویشن کی تحریک فرمائی تھی۔ مگر ابھی تک لجنہ اماء اللہ کی طرف سے صرف ۔/۲۴۴۶ روپے جمع ہوئے ہیں جو بہت ہی تھوڑی رقم ہے۔ صرف اٹھارہ انیس لجنات ہیں جن کی طرف سے ابھی تک چندہ آیا ہے اور وہ بھی بہت تھوڑا۔ بہت سی لجنات ہیں جن کی طرف سے ابھی ایک پیسہ بھی وصول نہیں ہوا۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام لجنات کی عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنا فرض کر سمجھتے ہوئے اپنے وعدہ کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ایسی بہنیں جو کسی ایسی جگہ ہیں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہ اپنا چندہ براہ راست سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ یا وکیل المال تحریک جدید کو بھجوا دیں۔

مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

جملہ مجالس کے خدام جو ربوہ دار الہجرت میں تشریف لائیں

جملہ مجالس کے عہدیداروں اور خدام سے درخواست ہے کہ ان میں سے جن کو جب کبھی مرکز میں تشریف لانے کی توفیق ملے تو وہ مہربانی کر کے خاکسار (ملک محمد رفیق مہتمم مال) کو بھی مل لیا کریں۔ تاکہ جہاں مجالس کے مقامی حالات کی روشنی میں مجھے راہنمائی میسر آ سکے گی۔ وہاں تبادلہ خیالات کے نتیجہ میں ان کو بھی ان ہدایات سے کما حقہٗ واقفیت ہو جایا کرے گی۔ اور اس طرح ہم سب مل کر مجموعی رنگ میں خدام الاحمدیہ کی روایات کو مضبوط کر سکیں گے۔ مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

شکریہ احباب

جن احباب نے خاکسار کے دوسرے لڑکے کی ولادت پر محبت بھرے مبارکباد اور مسرت کے خطوط لکھے ہیں۔ خاکسار ان سب کی خدمت میں فرداً فرداً جواب نہیں لکھ سکا۔ اس لئے بذریعہ اخبار ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا اور جزاکم اللہ احسن الجزاء عرض کرتا ہوں۔ اور مزید دعاؤں کی درخواست ہے۔ تاج الدین لائلپوری (ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

جناب شیخ عبد القادر صاحب سوداگر چرم لاہور مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۵۶ء بروز جمعۃ المبارک ۲ بجے بعد دوپہر تقریباً ڈیڑھ سال بیمار رہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً ۷۳ سال تھی۔ آپ ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے تھے۔ آپ سلسلہ کے کاموں میں خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ پس ماندگان میں ایک بیوہ۔ تین لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت حلقہ سلطان پورہ لاہور۔

اعانت الفضل

مکرم مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری ناظم دار القضاء ربوہ نے اپنے دوسرے لڑکے منور احمد کی ولادت کی خوشی میں پانچ روپے کی رقم سے الفضل کی اعانت فرمائی ہے۔

ان کی طرف سے دو احباب کے نام نصف قیمت پر خطبہ نمبر جاری کر دیئے جائیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ نومولود کو اللہ تعالیٰ صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

مینیجر الفضل ربوہ

پاکستان معاہدہ بغداد پر پوری مضبوطی سے قائم ہے

"معاہدہ بغداد ایک مشترکہ دفاعی کوشش ہے یہ کسی کے لئے خطرہ نہیں" (محمد علی)

کراچی ۲۵ فروری۔ وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان معاہدہ بغداد پر پوری مضبوطی سے قائم ہے۔ اور اس کے مقاصد حاصل کرنے میں پورا حصہ لے گا۔ وزیر اعظم نے یہ بات کل معاہدہ بغداد پر دستخطوں کی پہلی سالگرہ کے موقعہ پر قوم کے نام ایک نشری پیغام میں کہی۔

وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ معاہدہ بغداد خالص دفاعی نوعیت کا ہے۔ یہ کسی کے لئے خطرہ کا باعث نہیں بلکہ دنیا کے ایک علاقہ میں جہاں باہمی دفاع کی ضرورت عیاں ہے۔ اس علاقہ میں ممبر ملکوں کے مشترکہ دفاعی اقدامات کے استحکام کی ایک کوشش ہے اس سے کسی کو خائف نہیں ہونا چاہیئے۔

مسٹر محمد علی نے میثاق بغداد کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ معاہدہ محض رکن ممالک کے اقتصادی۔ تمدنی معاشرتی شعبوں میں باہمی تعاون کا آئینہ دار اور مشترکہ دفاع کا مظہر [illegible] ہے۔

وزیر اعظم نے میثاق بغداد کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ترکیہ اور عراق نے سب سے پہلے مشرق وسطیٰ میں ایک مشترکہ دفاع کی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے آپس میں معاہدہ کر لیا۔ اس کی تہہ میں اقوام متحدہ کے منشور کا جذبہ یعنی باہمی دوستی اور تعاون کارفرما تھا۔ اس کے بعد برطانیہ ایران اور پاکستان تین اور ملک اس میں شامل ہو گئے۔ اب اس معاہدہ کے رکن ممالک کے سامنے وہ طریقے اور ذرائع معلوم کرنے کا کام ہے کہ معاہدہ کے علاقہ میں اقتصادی و سیاسی تعاون کے ساتھ ساتھ [illegible] علاقہ کے امن و دفاع کو مضبوط و مستحکم کیا جائے۔

ولادت

مورخہ ۲۳ و ۲۴ فروری ۱۹۵۶ء بروز جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ کو پانچ بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ!

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر عطا فرمائے اور وہ اسی کے فضل سے دینی و دنیوی علوم سے آراستہ ہو کر دین کا بہترین خادم ثابت ہو۔ آمین

درخواستہائے دعا

(۱) ملک محمد افضل صاحب ابن ملک برکت علی صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ لائلپور چند یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ ملک محمد خورشید از لائلپور

(۲) میرے خسر جناب ملک غلام نبی صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا ضعف قلب نیز جگر اور گردوں میں خرابی کے باعث شدید بیمار ہیں۔ ملک صاحب موصوف نہایت مخلص اور احمدیت کے فدائی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(ملک عبدالخالق ربوہ)